QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

قرآن میں مذکور رنگوں کی تعبیر اور ان کے انسانی نفسیات پر اثرات

The Interpretation of Colors in the Qur'an and Their Impact on Human Psychology

Dr. Shazia

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Government College Women University, Faisalabad (GCWUF) Email: shazia.adnan81@gmail.com

Laiba Mumtaz

M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Government College Women University, Faisalabad (GCWUF) Email: laiba786skynet@gmail.com

The Qur'an, as a divine revelation, employs a rich symbolic language to convey deep spiritual and psychological messages. Among its many symbols, colors hold significant importance, reflecting divine wisdom, human emotions, and natural phenomena. This study explores the Quranic references to colors such as green, white, black, yellow, blue, and red, analyzing their spiritual meanings and psychological impacts on human behavior.

Green, symbolizing paradise, represents tranquility, hope, and renewal, promoting mental peace. White signifies purity, righteousness, and clarity, fostering moral integrity. Black, often associated with adversity, serves as a reminder of the transient nature of trials, while yellow has dual connotations—energy and caution. Red and blue, carrying diverse meanings, signify passion, power, sacrifice, and depth.

The psychological influence of these colors extends beyond spiritual significance, affecting human mood, decision-making, and cognitive responses. By integrating Quranic interpretations with modern psychological insights, this study highlights how divine symbolism in colors enhances emotional well-being and ethical awareness.

Keywords: Qur'anic colors, symbolism, spirituality, psychology, human emotions, divine wisdom, behavioral influence

DOAJ OPEN GLOBAL TRUSTED
Academic Resource Index ResearchBib
Journament
CiteFactor Academic Scientific Journals
اشاریہ اردو جرائد
Eoi Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

رنگوں کا تعارف:

جس طرح زندگی گزارنے کے لیے خوراک کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح زندگی کو خوبصورت بنانے کے لیے رنگوں کی ضرورت ہوتی ہے انسان روز اول سے ہی اللہ تعالی کے بنائے ہوئے رنگوں سے لطف اندوز ہوتا رہا ہے جو رنگ قدرت نے اسے دیے ہیں اس نے انہیں رنگوں کو ملا کے مزید رنگ بنا لیے ہیں یہ رنگ انسانی شخصیت کو نمایاں کرتے ہیں۔

رنگوں کے انسانی نفسیات بلکہ حیوانی نفسیات پر بھی بے شمار اثرات ہوتے ہیں مثلاً کچھ رنگ انسانوں کو مشتعل کرتے ہیں کچھ ذہن کو پر سکون کرتے ہیں اور چند رنگ ذہن کو سلا بھی دیتے ہیں۔کچھ رنگ انسان کو ہشاش بشاش کرتے ہیں تو چند رنگ سست کر دیتے ہیں۔کچھ رنگ انسان کے اعصاب کو ڈھیلا کر دیتے ہیں اور انسان میں نفسیاتی قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے۔اور کچھ رنگ ڈیپریشن میں لے جاتے ہیں۔[1]

صِبۡغَةَ اللّٰهِ ۚوَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً وَّنَحۡنُ لَهٗ عٰبِدُوۡنَ[2]

"(کہہ دو کہ ہم نے) خدا کا رنگ (اختیار کر لیا ہے) اور خدا سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے۔ اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔"

یہ آیت سورہ البقرہ کی آیت ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے مومن بندوں کو ایک خاص پیغام دیا گیا ہے۔ اس آیت میں "صبغۃ اللہ" کا مطلب ہے کہ ہم اللہ کے طریقے، اصول، اور ہدایات کو اپنی زندگی میں اختیار کرتے ہیں۔ "صبغۃ" کا لغوی معنی ہے رنگ، لیکن یہاں یہ ایک علامت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے تاکہ یہ بتایا جاسکے کہ جس طرح رنگ چیز کو اپنی حالت میں بدل دیتا ہے، بالکل اسی طرح اللہ کی ہدایات ہماری زندگی کو بہتر بناتی ہیں اور ہمیں ایک نیا، پاکیزہ اور سیدھا راستہ دکھاتی ہیں۔

"وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً" کا مطلب ہے کہ اللہ کا رنگ (یعنی اللہ کی ہدایات اور اس کا راستہ) سب سے بہترین ہے، کیونکہ کوئی بھی چیز یا شخص اللہ کی طرح بہتر یا زیادہ مفید نہیں ہو سکتا۔ اللہ کا رنگ ہی ہمیں دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضمانت دیتا ہے۔

"وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ" میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ہم اللہ کے ہی عبادت گزار ہیں، یعنی ہم نے اللہ کی رضا کی خاطر اُس کے طریقے اور ہدایات کو اختیار کیا ہے، اور ہم اپنی زندگی کو اللہ کی مرضی کے مطابق گزارنے کے لیے تیار ہیں۔

مختصر یہ کہ اس آیت میں یہ پیغام دیا گیا ہے کہ اللہ کی ہدایات کو اپنانا ہماری زندگی کا مقصد ہونا چاہیے، کیونکہ اللہ کے راستے سے بہتر کوئی راستہ نہیں اور ہم نے اللہ کی عبادت کر کے اپنی زندگی کو سنوارنے کا عہد کیا ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُهَا ؕ وَمِنَ الۡجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيۡضٌ وَّحُمۡرٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهَا وَغَرَابِيۡبُ سُوۡدٌ[3]

---

[1] Abid Hussain Qureshi, Rangon ka Nafsiyātī Mafhoom aur in k Zehn e Insānī per Athrāt, Suayharam, Accessed 02-01-2025 https://suayharam.com/articles/2733

[2] Sūrat al-Baqarah 2:138.

[3] Sūrat Fāṭir 35:27.

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے آسمان سے مینہ برسایا۔تو ہم نے اس سے طرح طرح کے رنگوں کے میوے پیدا کئے۔اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ رنگوں کے قطعات ہیں اور بعض کالے سیاہ ہیں۔"

یہ آیت اللہ کی قدرت کو بیان کرتی ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ ہمیں بتاتے ہیں کہ کیسے وہ آسمان سے پانی نازل کرتا ہے، جس کی مدد سے زمین پر مختلف رنگوں اور اقسام کے پھل اگتے ہیں۔یعنی اللہ کی قدرت سے پھلوں کا رنگ اور شکل مختلف ہوتی ہے، جیسے ایک ہی درخت پر کبھی سرخ، کبھی پیلے اور کبھی سبز پھل آتے ہیں۔یہ اللہ کی تخلیق کا ایک عظیم معجزہ ہے۔

پھر آیت میں اللہ پہاڑوں کا ذکر کرتے ہیں، کہ ان کی سطح پر بھی مختلف رنگ ہوتے ہیں، جیسے سفید، سرخ، اور سیاہ رنگ کے پہاڑ ہوتے ہیں۔اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کی تخلیق میں بے شمار رنگ اور شکلیں ہیں، جو اس کی حکمت اور عظمت کو ظاہر کرتی ہیں۔

یعنی اس آیت میں اللہ کی تخلیق کی تنوع اور خوبصورتی کو بیان کیا جارہا ہے کہ ہر چیز، چاہے وہ پھل ہو، پہاڑ ہو یا کچھ اور، اللہ کی حکمت اور قدرت کا حصہ ہے۔یہ آیت انسانوں کو اللہ کی عظمت پر غور کرنے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

سفید رنگ:

دو پسندیدہ رنگوں میں سے ایک سفید تھا۔بہت سی اقوام میں سفید رنگ کو افضل اور اونچا مقام حاصل ہے۔سفید رنگ کو بادلوں سے بھی مناسبت ہے اور بادلوں کو بالا و پاک ہونے کی وجہ سے سفید رنگ کو تقدس اور قدرو منزلت ملی ہے۔ عیسائیت میں سفید رنگ کو پاکدامنی سے تشبیہہ دی جاتی ہے۔چنانچہ سفید رنگ کے للی کے پھول اگر کسی خاتون کو پیش کیے جائیں تو اس کا مطلب اس کے دامن کا بے داغ ہونا ہے سفید رنگ کو پسند کرنے والے انسان متوازن ذہن کے ہوتے ہیں اور اپنی خواہشات پر سب سے زیادہ اختیار رکھتے ہیں۔وہ مدبر ہوتے ہیں، بہتر حکمت عملی کا ثبوت دیتے اور اچھے منتظم ثابت ہوتے ہیں۔یہ کبھی جوشیلے نہیں ہوتے۔دھیمے مزاج کے ہوتے ہیں اور اپنے جذبات پر قابو رکھتے ہیں۔ اردو ادب میں سفید رنگ کو اونچے پہاڑوں پر پڑی برف سے بھی تشبیہہ دی جاتی ہے۔اس لیے اس کو پاکیزگی اور عفت کا رنگ بھی سمجھا جاتا ہے۔سفید ریش ایک استعارہ ہے جس کا مطلب قابل احترام ہستی اور تقریباً دنیا کے ہر ملک میں اس کا یہ ہی مطلب ہے۔سفید رنگ سب سے ٹھنڈا رنگ ہے اور ذہن کو سکون اور ٹھنڈک بخشتا ہے۔[4]

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ؕ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِى الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ[5]

---

[4] Abid Hussain Qureshi, Rangon ka Nafsiyātī Mafhoom aur in k Zehn e Insānī per Athrāt, Suayharam, Accessed 02-01-2025 https://suayharam.com/articles/2733

[5] Sūrat al-Baqarah 2:187.

"روزوں کی راتوں میں تمہارے لئے اپنی عورتوں کے پاس جانا کردیا گیا ہے وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو خدا کو معلوم ہے کہ تم ان کے پاس جانے سے اپنے حق میں خیانت کرتے تھے سو اس نے تم پر مہربانی کی اور تمہاری حرکات سے درگزر فرمائی۔اب تم کو اختیار ہے کہ ان سے مباشرت کرو۔ اور خدا نے جو چیز تمہارے لئے لکھ رکھی ہے یعنی اولاد (اس کو) خدا سے طلب کرو اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری) رات کی سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے۔ پھر روزہ رکھ کر رات تک پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہو تو ان سے مباشرت نہ کرو۔ یہ خدا کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جانا۔ اسی طرح خدا اپنی آیتیں لوگوں کے سمجھانے کے لئے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار بنیں۔"

اس آیت میں اللہ نے رمضان کے روزوں کے دوران رات کے وقت بیویوں کے ساتھ تعلق رکھنے کی اجازت دی ہے۔ساتھ ہی، سحری کے وقت تک کھانے پینے کی اجازت ہے جب تک فجر کی اذان نہ ہو جائے۔روزہ سورج غروب ہونے تک مکمل کرنا ہے۔اعتکاف کے دوران بیویوں سے تعلق نہیں رکھنا۔یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں جن کی پیروی کرنی چاہیے تاکہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ ، عَمَدْتُ إِلَى عِقَالٍ أَسْوَدَ وَإِلَى عِقَالٍ أَبْيَضَ، فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِينُ لِي، فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ[6].

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا، کہا کہ مجھے حصین بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، اور ان سے شعبی نے، ان سے عدی بن حاتمؓ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تاآنکہ کھل جائے تمہارے لیے سفید دھاری سیاہ دھاری سے۔ تو میں نے ایک سیاہ دھاگہ لیا اور ایک سفید اور دنوں کو تکیہ کے نیچے رکھ لیا اور رات میں دیکھتا رہا مجھ پر ان کے رنگ نہ کھلے، جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے تو رات کی تاریکی صبح کاذب (اور دن کی سفیدی) صبح صادق مراد ہے۔

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ . ح حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ: أُنْزِلَتْ: وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ ، وَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ، فَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ

[6] Muḥammad ibn Ismāʿīl al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Ṣawm, Bāb Qawl Allāh Taʿālā: "{وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ}", (Dār Ibn Kathīr, 2002), ḥadīth no. 1916.

أَحَدُهُمْ فِي رِجْلِهِ الْخَيْطَ الأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الأَسْوَدَ، وَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدُ مِنَ الْفَجْرِ، فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ[7]

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابن ابی حازم نے بیان کیا، ان سے ان کے باپ نے اور ان سے سہل بن سعد نے دوسری سند امام بخاری رح نے کہا اور مجھ سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا، ان سے ابوغسان محمد بن مطرف نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوحازم نے بیان کیا اور ان سے سہل بن سعد ؓ نے بیان کیا کہ آیت نازل ہوئی کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاری، سیاہ دھاری سے کھل جائے لیکن من الفجر صبح کی کے الفاظ نازل نہیں ہوئے تھے۔ اس پر کچھ لوگوں نے یہ کہا کہ جب روزے کا ارادہ ہوتا تو سیاہ اور سفید دھاگہ لے کر پاؤں میں باندھ لیتے اور جب تک دونوں دھاگے پوری طرح دکھائی نہ دینے لگتے، کھانا پینا بند نہ کرتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے من الفجر کے الفاظ نازل فرمائے پھر لوگوں کو معلوم ہوا کہ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَإِنَّهَا خَيْرُ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ، وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.[8]

عبداللہ بن عباس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ تمہارے بہتر کپڑوں میں سے ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفناؤ اور تمہارے سرموں میں بہترین سرمہ اثمد ہے کیونکہ وہ نگاہ کو تیز کرتا اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ[9]

"جس دن بہت سے منہ سفید ہوں گے اور بہت سے منہ سیاہ تو جن لوگوں کے منہ سیاہ ہوں گے) ان سے خدا فرمائے گا کیا تم ایمان لا کر کافر ہوگئے تھے؟ سو اب (اس کفر کے بدلے عذاب) کے مزے چکھو"۔

---

[7] Muḥammad ibn Ismāʿīl al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, ḥadīth no. 1917.

[8] Ḥadīth: Sulaymān ibn al-Ashʿath Abū Dāwūd, Sunan Abī Dāwūd, Kitāb al-Libās, Bāb fī al-Bayāḍ, (Maktabat Raḥmānīyah, Iqrā Center, Ghaznī Street, Urdu Bazar, Lahore, n.d.), ḥadīth no. 4061.

[9] Āl ʿImrān, 3:106.

یہ آیت قیامت کے دن کے بارے میں ہے۔ اس دن کچھ لوگوں کے چہرے روشن (سفید) ہوں گے جو جنت میں جائیں گے، اور کچھ کے چہرے سیاہ ہوں گے جو عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ سیاہ چہرے والوں سے اللہ فرمائے گا کہ کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ تو اب تمہیں تمہارے کفر کی سزا ملے گی۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ[10]

"اور جن لوگوں کے منہ سفید ہوں گے وہ خدا کی رحمت) کے باغوں (میں ہوں گے اور ان میں ہمیشہ رہیں گے"۔

یہ آیت قیامت کے دن کے بارے میں ہے، جہاں جن لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے، وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے۔ یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور وہاں ہمیشہ کے لیے رہیں گے، یعنی ان کا قیامت کے دن کامیابی اور ابدی خوشی کا مقام ہو گا۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰي وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚوَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـــَٔــةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَ تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ[11]

جب خدا عیسیٰ سے فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم !میرے ان احسانوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کئے جب میں نے روح القدس یعنی جبرئیل سے تمہاری مدد کی تم جھولے میں اور جوان ہو کر ایک ہی نسق پر لوگوں سے گفتگو کرتے تھے اور جب میں نے تم کو کتاب اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائی اور جب تم میرے حکم سے مٹی کا جانور بنا کر اس میں پھونک مار دیتے تھے تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتا تھا اور مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے چنگا کر دیتے تھے اور مردے کو میرے حکم سے زندہ کرکے قبر سے نکال کھڑا کرتے تھے اور جب میں نے بنی اسرائیل) کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا جب تم ان کے پاس کھلے نشان لے کر آئے تو جو ان میں سے کافر تھے کہنے لگے کہ یہ صریح جادو ہے۔

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَاۗءُ لِلنّٰظِرِيْنَ[12]

"اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو اسی دم دیکھنے والوں کی نگاہوں میں سفید براق تھا۔"

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَ ابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ[13]

"پھر ان کے پاس سے چلے گئے اور کہنے لگے ہائے افسوس یوسف ہائے افسوس (اور رنج والم میں) اس قدر روئے کہ ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور ان کا دل غم سے بھر رہا تھا۔"

---

[10] Āl ʿImrān, 3:107.
[11] Al-Māʾidah, 5:110.
[12] Al-Aʿrāf, 7:108.
[13] Yūsuf, 12:84.

یہ آیت حضرت یعقوب علیہ السلام کے غم کی حالت کو بیان کرتی ہے جب انہوں نے اپنے بیٹے یوسف کی جدائی پر بہت افسوس کیا۔ وہ اپنے بیٹوں سے مڑ کر یوسف کی یاد میں کہا، "اے افسوس یوسف پر!" اور اتنے زیادہ غم میں ڈوبے کہ ان کی آنکھوں کی بینائی تقریباً ختم ہو گئی۔ وہ دل ہی دل میں شدید غم محسوس کر رہے تھے۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ[14]

"حالانکہ جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خوشخبری دی جاتی ہے جو انہوں نے خدا کے لئے بیان کی ہے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا اور وہ غم سے بھر جاتا ہے۔"

جب ان میں سے کسی کو اللہ کے بارے میں کوئی بری بات یا الزام سننے کو ملتا ہے، جیسے اللہ کے لیے شریک بنانے کی بات، تو وہ اتنے غصے میں آ جاتے ہیں کہ ان کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں اپنے غصے کو چھپاتے ہیں۔ یعنی وہ اس بات کو برداشت نہیں کر پاتے اور اندر ہی اندر تنگ ہوتے ہیں، مگر ظاہر نہیں کرتے۔

سیاہ رنگ:

سیاہ رنگ کا ملبوس شاہی لباس کا حصہ رہا۔ اس رنگ کو طاقت، پراسراریت، شجاعت، اقتدار، شائستگی اور نفاست کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ سیاہ رنگ میں ایک عجب سی کشش ہے اسے پہننے سے طمانیت کا احساس ملتا ہے۔ عموماً خواتین سیاہ رنگ کا لباس پہننا بے حد پسند کرتی ہیں۔ سیاہ وہ واحد رنگ ہے جو ہر رنگت پر جچتا ہے۔ وہ لوگ جو فطرتاً سنجیدہ مزاج، خاموش طبع اور کچھ حد تک گہرے ہوتے ہیں۔ سیاہ رنگ پہننا پسند کرتے ہیں۔ کچھ لوگوں کے خیال میں سیاہ رنگ پہننے سے شخصیت میں اعتماد جھلکتا ہے۔ جہاں سیاہ رنگ سے کسی کی شخصیت کے بارے میں مثبت اندازے لگائے جاتے ہیں۔ وہیں سیاہ رنگ استعمال کرنے والوں کو اداس، دل گرفتہ، دکھی اور تنہا بھی سمجھا جاتا ہے۔ سیاہ رنگ کو مغربی ممالک میں موت اور دکھ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس رنگ سے منفی اور مثبت دونوں طرح کی رائے قائم کی جاسکتی ہے مگر اس کا انحصار سامنے والے کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں سے لگا کر ہی کرنا بہتر ہو گا۔ [15]

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ[16]

"اور کتنے منہ ہوں گے جن پر گرد پڑ رہی ہو گی اور سیاہی چڑھ رہی ہو گی۔"

یہ آیت قیامت کے دن کے ایک اور منظر کو بیان کرتی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ بعض لوگوں کے چہرے غبار سے بھرے ہوں گے اور ان پر تاریکی چھائی ہو گی۔ یہ لوگ سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے اور ان کے چہروں پر دکھ اور بے چینی کا نشان ہو گا۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ[17]

---

[14] Al-Zukhruf, 43:17.

[15] "Rang Kholen Shakhsiyat ke Rāz" Express News Pakistan. Accessed, 05,03,2024 https://www.express.pk/story/1803412/rng-kwlyn-shkhsyt-ke-raz-1803412.

[16] ʿAbasa, 80:40-41.

[17] Yūnus, 10:26.

"جن لوگوں نے نیکو کاری کی ان کے لیے بھلائی ہے اور مزید برآں اور بھی اور ان کے مونہوں پر نہ تو سیاہی چھائے گی اور نہ رسوائی۔ یہی جنتی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

یہ آیت اللہ کی رحمت اور جنت کے بارے میں ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ اچھے عمل کرتے ہیں، ان کے لیے جنت میں بہترین انعام ہے اور اس سے بھی زیادہ (یعنی اللہ کی قربت اور نعمتیں)۔ ان کے چہروں پر نہ کوئی غبار ہو گا، نہ کوئی ذلت، کیونکہ وہ جنت کے حقیقی اہل ہیں اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ.[18]

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں احرام کے بغیر داخل ہوئے اور آپ کالی پگڑی باندھے ہوئے تھے۔

سرخ رنگ:

سرخ رنگ زمانہ قدیم سے حیوانیت کا رنگ بھی تصور کیا جاتا رہا ہے اس لیے یہ انتہا پسند جذبات کی ترجمانی بھی کرتا ہے یعنی شدید محبت شدید نفرت شدید قوت ارادی مکمل اقتدار مکمل قربانی کے شدید جذبات وغیرہ سب اسی رنگ کے زمرے میں آتے ہیں۔ اس رنگ کو پسند کرنے والے تخت یا تختہ جیسے نظریات کے قائل ہوتے ہیں اور کسی درمیانی راہ پر سمجھوتہ نہیں کرتے۔ اس کے گرویدہ انسان عموماً خود دار اور غیرت مند پائے گئے ہیں۔ یہ رنگ کیونکہ خون کو علامتی انداز میں پیش کرتا ہے اس لیے اس کو زندگی کا علامتی رنگ بھی سمجھا جاتا ہے۔ قدیم پتھروں کے دور کے انسان کیونکہ زندگی اور موت سے متعلق باشعور نہیں تھے اس لیے مردے کی تدفین میں ایک اہم رسم یعنی اس کے جسم پر سرخ رنگ چھڑکنا بھی شامل کرلیا کرتے تھے تاکہ مرنے کے بعد اسے نئی زندگی مل سکے۔[19]

فَلَآ أُقۡسِمُ بِالشَّفَقِۙ ۞ وَالَّيۡلِ وَمَا وَسَقَۙ [20]

"ہمیں شام کی سرخی کی قسم اور رات کی اور جن چیزوں کو وہ اکٹھا کر لیتی ہے ان کی"۔

حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ بَرَّادِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، قَاضِي مَرْوَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَأَقْبَلَ حَسَنٌ، وَحُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا السَّلَام، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ، فَقَالَ:

---

[18] Aḥmad ibn Shuʿayb al-Nasāʾī, Sunan al-Nasāʾī, Kitāb al-Zīnah min al-Sunnah al-Fiṭrah, Bāb Lubs al-ʿAmāʾim al-Sūd, (Maktabat Raḥmānīyah, Iqrā Center, Ghaznī Street, Urdu Bazar, Lahore, n.d.), ḥadīth no. 5344.

[19] Abid Hussain Qureshi, Rangon ka Nafsiyātī Mafhoom aur in k Zehn e Insānī per Athrāt, Suayharam, Accessed 02-01-2025 https://suayharam.com/articles/2733

[20] Al-Inshiqāq, 84:16-17.

صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلاَدُكُمْ فِتْنَةٌ ، رَأَيْتُ هَذَيْنِ، فَلَمْ أَصْبِرْ، ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ.[21]

بریدہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ دیتے دیکھا، اتنے میں حسن اور حسینؓ دونوں لال قمیص پہنے ہوئے آگئے کبھی گرتے تھے کبھی اٹھتے تھے، نبی اکرم ﷺ منبر سے اترے، دونوں کو اپنی گود میں اٹھا لیا، اور فرمایا: اللہ اور اس کے رسول کا قول سچ ہے: إنما أموالكم وأولادكم فتنة بلاشبہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں ، میں نے ان دونوں کو دیکھا تو صبر نہ کرسکا، پھر آپ ﷺ نے خطبہ شروع کردیا۔

زرد رنگ:

زرد رنگ کے بارے میں عموماً یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ رنگ انتظار کی علامت ہے۔مگر آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ زرد رنگ کو پسند کرنے والے لوگ پر امید، خوش مزاج مگر کافی حد تک جھگڑالو واقع ہوتے ہیں۔ایک طرف تو اس رنگ کو پسند کرنے والے افراد کی شخصیت میں تازگی، مثبت انداز فکر، اپنے مقصد سے آگاہی، ذہانت، وفاداری اور تقدس کا عنصر پایا جاتا ہے مگر دوسری طرف یہ بزدلی اور دغا بازی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

زرد رنگ کے بارے میں مختلف ممالک میں مختلف نظریات وابستہ ہیں۔جیسے مصر میں اسے موت کی علامت، جاپان میں طاقت و شجاعت اور انڈیا میں بیوپار کی علامت سمجھا جاتا ہے۔[22]

قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنۡ لَّنَا مَا لَوۡنُهَا‌ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفۡرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوۡنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيۡنَ[23]

"انہوں نے کہا کہ پروردگار سے درخواست کیجئے کہ ہم کو یہ بھی بتائے کہ اس کا رنگ کیسا ہو۔ موسیٰ نے کہا، پروردگار فرماتا ہے کہ اس کا رنگ گہرا زرد ہو کہ دیکھنے والوں کے دل کو خوش کر دیتا ہو"۔

یہ آیت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے درمیان ہونے والے ایک واقعے کو بیان کرتی ہے جب بنی اسرائیل نے ایک گائے کے بارے میں سوال کیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی ہدایت کے مطابق بتایا کہ گائے کا رنگ زرد ہوگا، اور وہ رنگ اتنا چمکدار اور خوبصورت ہوگا کہ دیکھنے والے اس سے خوش ہو جائیں گے۔ یہ واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل کے امتحان کا ایک حصہ تھا، جہاں اللہ نے ان سے مخصوص صفات والی گائے کے بارے میں وضاحت کی۔

وَلَئِنۡ اَرۡسَلۡنَا رِيۡحًا فَرَاَوۡهُ مُصۡفَرًّا لَّظَلُّوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ يَكۡفُرُوۡنَ[24]

[21] Abū ʿAbdullāh Muḥammad ibn Yazīd Ibn Mājah, Sunan Ibn Mājah, Kitāb al-Libās, Bāb Lubs al-Aḥmar al-Rijāl, (Dār Ibn Kathīr, n.d.), ḥadīth no. 3600.

[22] Website: "Title of the Article." Express News Pakistan. Accessed [Date]. https://www.express.pk/story/1803412/rng-kwlyn-shkhsyt-ke-raz-1803412.

[23] Al-Baqarah, 2:69.

[24] Al-Rūm, 30:51.

"اور اگر ہم ایسی ہوا بھیجیں کہ وہ) اس کے سبب (کھیتی کو دیکھیں) کہ (زرد) ہو گئی ہے تو
اس کے بعد وہ ناشکری کرنے لگ جائیں"۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اگر ہم کوئی ایسی ہوا بھی بھیج دیں جس کی وجہ سے چیزیں زرد اور خشک ہو جائیں، تو لوگ اس پر بھی ایمان لانے کے بجائے انکار کریں گے۔ یعنی جب اللہ اپنی قدرت کی نشانیوں کو ظاہر کرتا ہے، تب بھی کچھ لوگ ان نشانیوں کو نظر انداز کر کے کفر اختیار کرتے ہیں۔ یہ آیت انسان کی بے ایمانی اور اللہ کی نشانیاں دیکھ کر بھی انکار کرنے کی عادت کو ظاہر کرتی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ[25]

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا آسمان سے پانی نازل کرتا پھر اس کو زمین میں چشمے بنا کر جاری کرتا پھر اس سے کھیتی اُگاتا ہے جس کے طرح طرح کے رنگ ہوتے ہیں۔ پھر وہ خشک ہوجاتی ہے تو تم اس کو دیکھتے ہو کہ (زرد) ہوگئی ہے پھر اسے چورا چورا کر دیتا ہے۔ بے شک اس میں عقل والوں کے لئے نصیحت ہے"۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ[26]

"جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا اور زینت وآرائش (اور تمہارے آپس میں فخر) وستائش (اور مال واولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ طلب) وخواہش (ہے) اس کی مثال ایسی ہے (جیسے بارش کہ) اس سے کھیتی اُگتی اور (کسانوں کو کھیتی بھلی لگتی ہے پھر وہ خوب زور پر آتی ہے پھر) اے دیکھنے والے تو اس کو دیکھتا ہے کہ) پک کر زرد پڑ جاتی ہے پھر چورا چورا ہوجاتی ہے اور آخرت میں) کافروں کے لئے (عذاب شدید اور) مومنوں کے لئے خدا کی طرف سے بخشش اور خوشنودی ہے۔ اور دنیا کی زندگی تو متاع فریب ہے"۔

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۚ ﴿﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ[27]

"اس سے آگ کی اتنی اتنی بڑی چنگاریاں اُڑتی ہیں جیسے محل۔ گویا زرد رنگ کے اونٹ ہیں"۔

سبز رنگ:

سبز رنگ آنکھوں اور بینائی کے لیے انتہائی خوشگوار اور صحت مند رنگ ہے۔ پھیلے ہوئے سبزہ زاروں کو دیر تک دیکھتے رہنے سے بینائی پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ خصوصاً گنبد خضرا کا کھلتا کھلتا خوشگوار سبز رنگ مسلمانوں کے لیے تو گویا

---

[25] Al-Zumar, 39:21.
[26] Al-Ḥadīd 57:20.
[27] Al-Mursalāt 77:32-33.

قابل عبادت ہے۔رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا پسندیدہ رنگ یہ ہی سبز رنگ تھا۔یہ اعصاب کی تھکن دور کرتا ہے ، ٹینشن دور کرکے الجھے ذہن کو سکون بخشتا اور ذہن پر تازگی اور مثبت اثرات چھوڑتا ہے۔بینائی کو بڑھانے کی وجہ سے عموماً مصروف جاپانیوں کی زندگی میں ایک بہت بڑی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ٹوکیو اور اوساکا جیسی پرشور بڑے شہروں سے نکل کر شمالی جزیرے ہوکائیدو میں آٹھ دس روز گزاریں اور صرف دور تک پھیلے ہوئے سبز میدانوں کو گھورتے رہیں اور موقع میسر آنے پر بہت سے جاپانی سچ مچ ایسا ہی کرتے ہیں۔[28]

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ وَالۡفُلۡكِ الَّتِیۡ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ بِمَا یَنۡفَعُ النَّاسَ وَمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡیَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَبَثَّ فِیۡهَا مِنۡ كُلِّ دَآ بَّةٍ وَّتَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ[29]

"بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے میں اور کشتیوں اور جہازوں میں جو دریا میں لوگوں کے فائدے کی چیزیں لے کر رواں ہیں اور مینہ مsیں جس کو خدا آسمان سے برساتا اور اس سے زمین کو مرنے کے بعد زندہ) یعنی خشک ہوئے پیچھے سرسبز کردیتا ہے اور زمین پر ہر قسم کے جانور پھیلانے میں اور ہواؤں کے چلانے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں۔ عقلمندوں کے لئے خدا کی قدرت کینشانیاں ہیں"۔

یہ آیت اللہ کی نشانیوں کا ذکر کرتی ہے جو زمین و آسمان، دن رات کے بدلنے، سمندر میں چلتی کشتیوں، بارش سے زمین کا زندہ ہونا، اور ہواوں و بادلوں کی حرکت میں موجود ہیں۔ یہ سب نشانیاں عقل رکھنے والوں کے لیے ہیں تاکہ وہ اللہ کی قدرت کو سمجھیں اور اس کا شکر ادا کریں۔

وَهُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیۡءٍ فَاَخۡرَجۡنَا مِنۡهُ خَضِرًا نُّخۡرِجُ مِنۡهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخۡلِ مِنۡ طَلۡعِهَا قِنۡوَانٌ دَانِیَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّالزَّیۡتُوۡنَ وَالرُّمَّانَ مُشۡتَبِهًا وَّغَیۡرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنۡظُرُوۡۤا اِلٰی ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثۡمَرَ وَیَنۡعِهٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰ لِكُمۡ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ[30]

"اور وہی تو ہے جو آسمان سے مینھ برساتا ہے۔ پھر ہم ہی جو مینھ برساتے ہیں اس سے ہر طرح کی روئیدگی اگاتے ہیں۔ پھر اس میں سے سبز سبز کونپلیں نکالتے ہیں۔ اور ان کونپلوں میں سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں سے لٹکتے ہوئے گچھے اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے

[28] Abid Hussain Qureshi, Rangon ka Nafsiyātī Mafhoom aur in k Zehn e Insānī per Athrāt, Suayharam, Accessed 02-01-2025 https://suayharam.com/articles/2733
[29] Al-Baqarah 2:164.
[30] Al-Anʿām 6:99.

بھی ہیں۔ اور نہیں بھی ملتے۔ یہ چیزیں جب پھلتی ہیں تو ان کے پھلوں پر اور) جب پکتی ہیں تو ان کے پکنے پر نظر کرو۔ ان میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں قدرت خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں"۔

یہ آیت اللہ کی قدرت کی نشانیوں کو بیان کرتی ہے، جیسے بارش کا آنا جس سے زمین پر ہر قسم کا نباتات اُگتا ہے۔ اللہ کی مدد سے درختوں اور پودوں سے مختلف پھل، جیسے کھجور، انگور، زیتون، اور انار نکلتے ہیں، جو ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ ان پھلوں کو دیکھ کر انسانوں کو اللہ کی قدرت اور حکمت کا احساس ہوتا ہے۔ یہ سب چیزیں ایمان والوں کے لیے نشانی ہیں۔

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۚ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ [31]

"جو زمین پاکیزہ ہےاس میں سے سبزہ بھی پروردگار کے حکم سے) نفیس ہینکلتا ہے اور جو خراب ہے اس میں جو کچھ ہے ناقص ہوتا ہے۔ اسی طرح ہم آیتوں کو شکرگزار لوگوں کے لئے پھیر پھیر کر بیان کرتے۔"

یہ آیت ایک مثال کے ذریعے اللہ کی حکمت کو بیان کرتی ہے۔ جیسے صاف اور اچھی زمین سے اللہ کے حکم سے اچھی پیداوار اُگتی ہے، ویسے ہی برے یا خراب زمین سے کمزور اور بگڑی ہوئی پیداوار نکلتی ہے۔ اسی طرح اللہ اپنی آیتوں کو سمجھنے والے اور شکر کرنے والوں کے لیے واضح کرتا ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ، كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ، فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ، قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ: قَالَ إِسْحَاقُ : وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَيَّلَتِ الْمَاءَ قَاعٌ يَعْلُوهُ الْمَاءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِي مِنَ الْأَرْضِ. [32]

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا، ان سے حماد بن اسامہ نے برید بن عبداللہ کے واسطے سے نقل کیا، وہ ابی بردہ سے روایت کرتے ہیں، وہ ابوموسیٰ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جس علم و ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال زبردست بارش کی سی ہے جو زمین پر (خوب) برسے۔ بعض

---

[31] Al-Anʿām 6:99.

[32] Muḥammad ibn Ismāʿīl al-Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-ʿIlm, Bāb Man ʿIlm wa al-ʿIlm, ḥadīth no. 79.

زمین جو صاف ہوتی ہے وہ پانی کو پی لیتی ہے اور بہت بہت سبزہ اور گھاس اگاتی ہے اور بعض زمین جو سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔وہ اس سے سیر اب ہوتے ہیں اور سیر اب کرتے ہیں۔اور کچھ زمین کے بعض خطوں پر پانی پڑتا ہے جو بالکل چٹیل میدان ہوتے ہیں۔نہ پانی روکتے ہیں اور نہ ہی سبزہ اگاتے ہیں۔ تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو دین میں سمجھ پیدا کرے اور نفع دے، اس کو وہ چیز جس کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں۔اس نے علم دین سیکھا اور سکھایا اور اس شخص کی مثال جس نے سر نہیں اٹھایا (یعنی توجہ نہیں کی) اور جو ہدایت دے کر میں بھیجا گیا ہوں اسے قبول نہیں کیا۔امام بخاری (رح) فرماتے ہیں کہ ابن اسحاق نے ابواسامہ کی روایت سے قبلت الماء کا لفظ نقل کیا ہے۔ قاع اس خطہٰ زمین کو کہتے ہیں جس پر پانی چڑھ جائے (مگر ٹھہرے نہیں) اور صفصف اس زمین کو کہتے ہیں جو بالکل ہموار ہو۔

قرآن مجید میں رنگوں کا بیان محض جمالیاتی پہلو نہیں رکھتا بلکہ یہ گہری روحانی، نفسیاتی اور سماجی حکمتوں کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں ہر رنگ کے پیچھے ایک مفہوم پوشیدہ ہے، جو نہ صرف انسانی جذبات اور مزاج پر اثر انداز ہوتا ہے بلکہ شخصیت کی تشکیل میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

تحقیقی مطالعے سے ثابت ہوتا ہے کہ سبز رنگ سکون، اُمید اور تجدید کی علامت ہے، جبکہ سفید رنگ پاکیزگی، تقویٰ اور شفافیت کی نشاندہی کرتا ہے۔ سیاہ رنگ آزمائشوں اور ناپائیداری کی یاد دہانی کراتا ہے، جبکہ زرد رنگ قوت اور خبر داری کا پیغام دیتا ہے۔ اسی طرح، سرخ رنگ جذبہ، طاقت اور قربانی کی علامت ہے، جبکہ نیلا رنگ گہرائی اور فکری وسعت کو ظاہر کرتا ہے۔

نفسیاتی لحاظ سے، رنگ نہ صرف انسانی رویوں کو متحرک کرتے ہیں بلکہ ان کی ذہنی حالت، جذباتی توازن، اور فیصلہ سازی کے عمل پر بھی اثر ڈالتے ہیں۔ قرآن میں مذکور رنگوں کی معنویت جدید نفسیاتی تحقیق کے ساتھ ہم آہنگ ہے، جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رنگوں کے ذریعے بھی انسانوں کی رہنمائی فرمائی ہے۔

لہٰذا، قرآن میں بیان کردہ رنگوں کا مطالعہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ قدرتی اشیاء میں پوشیدہ حکمتوں کو سمجھنا اور ان کا مثبت استعمال ہماری زندگی کو متوازن، پُرسکون اور بامقصد بنا سکتا ہے۔ اسلامی اور سائنسی زاویہ نگاہ سے رنگوں کا یہ جائزہ نہ صرف دینی بصیرت کو بڑھاتا ہے بلکہ عملی زندگی میں بھی فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔